

3.3 دباؤ کے منظر ناموں میں شعبہ بینکاری کی لچکداری

دباؤ کا منظر نامہ معاشی اور مالی حالات کے بارے میں پیش گوئی نہیں ہے۔ یہ مفروضاتی ہے لیکن انتہائی خطرے کی مربوط منظر کشی بالخصوص معاشی حالات میں ممکنہ بگاڑ کے نتیجے میں شعبہ بینکاری کی لچک کا جائزہ لیتا ہے۔ اس برس کی دباؤ کی جانچ کی مشق میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ شعبہ بینکاری میں درمیانی مدت میں کس حد تک مفروضاتی ملکی اور عالمی دھچکے برداشت کرنے کی اہلیت موجود ہے جبکہ بیس لائن میں معمول کے کاروباری حالات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ بیس لائن منظر نامے میں موجودہ کمزوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے شعبے کے ادائیگی قرض کی حالیہ سطح میں معتدل بگاڑ آسکتا ہے لیکن پھر بھی یہ ملک کے ضوابطی نشانیے سے کافی زیادہ ہے۔ تاہم مفروضاتی دھچکوں کے منظر ناموں کے تحت شعبہ بینکاری خراب عالمی معاشی حالات کے باعث شدید اور توسیع شدہ کسادبازاری کا تین برسوں تک سامنا کر سکتا ہے۔ حجم کے لحاظ سے بھی بینکوں کے تمام زمرے دباؤ کے حالات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ بات باعث اطمینان ہے کہ نظامی تعطل کا سبب بننے کا امکان رکھنے والے بڑے بینکوں کے لازمی سرمائے کی سطح خاصی بلند ہے اور وہ تقریباً چار برسوں تک مفروضاتی دھچکوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ تاہم درمیانے حجم کے بینکوں کی لچکداری تین برسوں بعد دباؤ میں آسکتی ہے جبکہ چھوٹے حجم کے بینک پانچ برسوں کی پیشگوئی مدت کے دوران ادائیگی قرض کی صلاحیت کے معیار پر پورا اتر سکتے ہیں۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ معقول لازمی سرمائے کا حامل بینکاری نظام دباؤ کے ادوار میں بھی معیشت کی قرضہ جاتی ضروریات پوری کر سکتا ہے۔

3.3.1 پس منظر اور پیش رفت

بیس لائن منظر ناموں میں ملکی معیشت کے موجودہ محرکات یعنی معمول کی کاروباری سرگرمیوں جیسے حالات میں معاشی اور مالی متغیرات کے راستے کا تعین کیا جاتا ہے۔ دوسری جانب ملکی اور عالمی دیگر دو منظر ناموں میں ملکی حالات سے مخصوص اور نظامیاتی دھچکوں کی قلم بندی فرض کی گئی ہے جیسے قدرتی آفات اور عالمی معیشت میں تعطل اور شعبہ بینکاری کی استقامت پر ان کے اثر کی پیش گوئی کی جاتی ہے۔ مؤخر الذکر دو منظر ناموں میں سے عالمی سطح کو زیادہ شدت کا حامل بنایا گیا ہے۔¹⁵⁴

حقیقی اور مالی شعبوں کے درمیان فیڈبیک اثرات جن میں ایک شعبے کی کمزوریاں دوسرے کو منتقل ہو جاتی ہیں، انہیں 08-2007ء کے عالمی مالی بحران کے آغاز سے بہت زیادہ نمایاں کیا جا چکا ہے۔ تب سے ضابطہ کاروں اور نگرانوں نے مالی شعبے کی نگرانی کی سطح میں اضافہ کر دیا ہے اور معیشت کے دیگر شعبوں سے منتقل ہونے والے دھچکوں کا مقابلہ کرنے کے حوالے سے اس کی لچکداری پر زور دیا ہے۔ اسی طرح ملکی حکام اور کثیر فریقی ایجنسیاں بھی مفروضاتی طور پر بعض انتہائی خطرناک تاہم عملی طور پر ممکن واقعات کے مقابلے میں شعبہ بینکاری کی لچکداری جانچنے کے لیے دباؤ کی جانچ کے فریم ورک کا جامع استعمال کر رہی ہیں۔ اس لیے دباؤ کی جانچ کے نتائج فرض کیے گئے معاشی و مالی متغیرات اور شعبہ بینکاری کی صحت کے تخمین شدہ رویے کو ظاہر کرتے ہیں۔

شعبہ بینکاری کی لچکداری جانچنے کے تیوں منظر ناموں میں استعمال ہونے والا طریقہ کار یکساں ہے لیکن معاشی متغیرات کے راستوں کے لحاظ سے مختلف ہے۔ معیشت کے مختلف شعبوں کے درمیان ارتباط کو مد نظر رکھتے ہوئے ویکٹر آؤٹریگر بیومائز کے متعدد متبادل استعمال کیے گئے ہیں۔¹⁵⁵،¹⁵⁶ علاوہ ازیں حجم کے لحاظ سے (یعنی چھوٹے، درمیانے اور بڑے) بینکاری صنعت کے اجزاسمیت وسیع تر شعبوں کے تنوع کی جانچ بھی کی گئی ہے۔¹⁵⁷

اسٹیٹ بینک 2005ء سے سہ ماہی بنیادوں پر اندرونی سطح پر اس مشق کا انعقاد کر رہا ہے جبکہ بیرونی فریقوں کے لیے دباؤ کی جانچ کے نتائج 08-2007ء سے مالی استحکام کے جائزے میں شائع کیے جا رہے ہیں۔ دباؤ کی جانچ کا فریم ورک ابھی تک ارتقائی مرحلے میں ہے، اسے مسلسل بہتر بنایا جا رہا ہے اور حالیہ برسوں میں اسے مزید تقویت دی گئی ہے۔ رواں سال دباؤ کی جانچ کی مشق میں تین الگ الگ منظر ناموں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ درمیانی مدت میں شعبہ بینکاری کی صحت کو جانچا جاسکے یعنی پہلی سہ ماہی 2019ء تا چوتھی سہ ماہی 2023ء۔

3.3.2 منظر نامے کے ڈیزائن کا عمومی جائزہ

بیس لائن منظر نامے میں عالمی اور ملکی دونوں سطحوں پر معمول کی کاروباری سرگرمیوں کا ماحول فرض کیا گیا ہے۔ یہ منظر نامہ تشکیل دینے کا سبب ملکی معیشت کی زرعی نوعیت

¹⁵⁴ تفصیلات کے لیے برائے مہربانی دیکھیے باب 4 'شعبہ بینکاری کی لچکداری، مالی استحکام کا جائزہ 2016ء، اسٹیٹ بینک مہا'اس 4.1 تکنیکی تفصیلات۔

¹⁵⁵ بی آئی ایس کی اسٹری کے مطابق بیس فیصد حکام وی اے آر استعمال کرتے ہیں [بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹس۔ نگرانی اور بینک دباؤ کی جانچ: مختلف روایات دسمبر 2017ء]۔

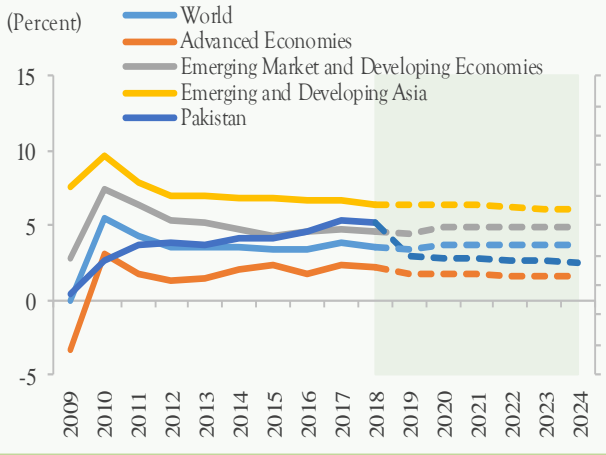
¹⁵⁷ اثاثوں کے حجم کے لحاظ سے بینکوں کی درجہ بندی کی گئی ہے، یعنی 30 ویں صدویے تک: چھوٹے، 30 ویں اور 70 ویں صدویے کے درمیان: درمیانے اور 70 ویں سے زائد صدویے: بڑے

¹⁵⁴ دباؤ کی جانچ میں دھچکوں کے واقعات کی طوالت کی بنیاد پر عام طور پر تین قسم کے دھچکوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے جو V شکل، U شکل اور U شکل کے ہیں۔ یہ شکلیں بحالی کے لحاظ سے وضع کی گئی ہیں۔ V شکل میں فوری بحالی فرض کی گئی ہے۔ U شکل میں توسیع شدہ کسادبازاری جبکہ U شکل میں پیش گوئی کی مدت کے آخر میں بحالی فرض کی گئی ہے۔ ان اصطلاحات کے تحت ملکی منظر نامے کو V شکل جبکہ عالمی منظر نامے کو U شکل کا فرض کیا گیا ہے۔ ملکی دھچکے کے تحت بحالی جلد ہو جاتی ہے جبکہ عالمی دھچکے کے تحت معیشت کو بحالی میں کچھ زیادہ عرصہ لگ جاتا ہے۔

بیس لائن منظر نامہ

بیس لائن منظر نامے، منظر نامہ صفر میں بناوٹ کی مدت کے دوران کسی بھی ملکی حالات سے مخصوص یا نظامیاتی دھچکوں کی عدم موجودگی فرض کی گئی ہے۔ تاہم 2018ء میں ملکی معیشت مہنگائی میں اضافے اور کرنسی¹⁵⁸ کی قدر میں کمی کے لحاظ سے ردوبدل کا تجربہ کر چکی ہے، جس میں مالیاتی اور بیرونی کھاتوں کا اہم کردار تھا۔¹⁵⁹ پالیسی سازوں نے سکڑاؤ پر مبنی زری اور مالیاتی پالیسیوں کے ذریعے حالات پر رد عمل دیا۔ استحکام کے ان اقدامات کے سبب قلیل مدتی نمو کے امکانات کے متعلق غیر یقینی صورت حال برقرار رہی۔ ان پیش رفتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آئی ایم ایف جیسے عالمی مبصرین بھی کم معاشی نمو کی توقع کر رہے ہیں (چارٹ 3.3.1)۔¹⁶⁰

چارٹ 3.3.1: آئی ایم ایف کی سالانہ حقیقی جی ڈی پی نمو کی پیش گوئی



Source: IMF World Economic Outlook April 2019

وسط مدت کے دوران سکڑاؤ پر مبنی زری اور مالیاتی پالیسیاں اختیار کرنے سے توقع ہے کہ مہنگائی کے دباؤ سے نمٹنے میں مدد ملے گی جس کی قیمت سست معاشی سرگرمیوں کی صورت میں ادا کرنی پڑے گی۔ دوسری جانب شرح مبادلہ میں ردوبدل سے توقع ہے کہ درآمدات کی طلب کو حقیقت پسندانہ بنانے اور درآمدات میں اضافے سے جاری کھاتے کے خسارے کو تقویت ملے گی۔ جہاں تک تیل کی قیمتوں کا تعلق ہے تو منظر نامہ صفر میں اس کی قیمت 55 تا 60 ڈالر فی بیرل کی حد میں رہنے کی توقع ہے جو تیل کے مستقبلات پر مبنی وسط مدتی پیش گوئیوں سے ہم آہنگ ہے۔¹⁶¹

سے پیدا ہونے والے خطرات کے مقابلے میں شعبہ بینکاری کی کمزوری کا جائزہ لینا ہے۔ ان خطرات میں ایسے تباہ کن واقعات بھی شامل ہیں جنہیں عام طور پر ماحولیاتی تبدیلی اور جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی کے باعث دریاؤں کے بہاؤ میں تعطل سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ عالمی منظر نامے میں اہم تجارتی شرکت دار ممالک میں معاشی سست رفتاری، فنانشیل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی جانب سے درجہ بندی میں کمی، تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور آئی ایم ایف پروگرام کے بعد کیے جانے والے استحکام کے متوقع اقدامات شامل ہیں۔

غیر فعال قرضوں، نفع یابی اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے ذریعے پیداوار، مہنگائی، شرح مبادلہ، شرح سود اور برآمدات جیسے معاشی اظہاریوں میں تبدیلیوں کے شعبہ بینکاری پر مضمرات کو جانچا گیا ہے۔ معاشی کساد بازاری خاص طور پر قرض گیروں کی آمدنی کی سطح پر منفی اثر ڈال کر ان کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو متاثر کر سکتی ہے جس سے بینکوں کے لیے خطرہ قرض میں شدت آسکتی ہے۔ یہ صورت حال بینکوں کی نفع یابی پر نقصان دہ اثر ڈالے گی جس سے ان کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

فیڈبیک کو مد نظر رکھتے ہوئے شعبہ بینکاری میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے مسائل حقیقی معیشت کو منتقل ہو سکتے ہیں کیونکہ بینک ممکنہ طور پر منافع بخش سرمایہ کاری کے حامل مواقع میں بھی قرضوں کی فراہمی سے ہچکچائیں گے، جس سے کساد بازاری میں شدت آسکتی ہے۔ کساد بازاری کے دور میں بینکوں کی جانب سے قرضوں کے بہاؤ میں تیزی سے کمی معاشی نمو کی رفتار کو مزید سست کر سکتی ہے۔

نقصان دہ دھچکوں کے مقابلے میں شعبہ بینکاری کی لچکداری جانچنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے دباؤ کی جانچ کے ماڈلز میں معیشت کے مختلف شعبوں کے مابین ایسے روابط کا احاطہ کرتے ہیں۔ یہ فرض کیا گیا ہے کہ ان دھچکوں کے مقابلے میں زری حکام کے فیڈبیک رد عمل کی عکاسی شرح سود کے ردوبدل سے ہوگی۔

خطرے کی کوریج کے لحاظ سے شعبہ بینکاری کی لچکداری کو قرضوں، مارکیٹ (شرح سود اور شرح مبادلہ) اور آپریشنل خطرات کے مقابلے میں جانچا گیا ہے۔

¹⁶⁰ آئی ایم ایف عالمی معاشی امکانات، اپریل 2019ء۔

¹⁶¹ آئی ایم ایف عالمی معاشی امکانات، اپریل 2019ء۔

¹⁵⁸ 2018ء کے دوران صرف اشاریہ قیمت اور پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی شرح مبادلہ میں باہر تیب 6.5

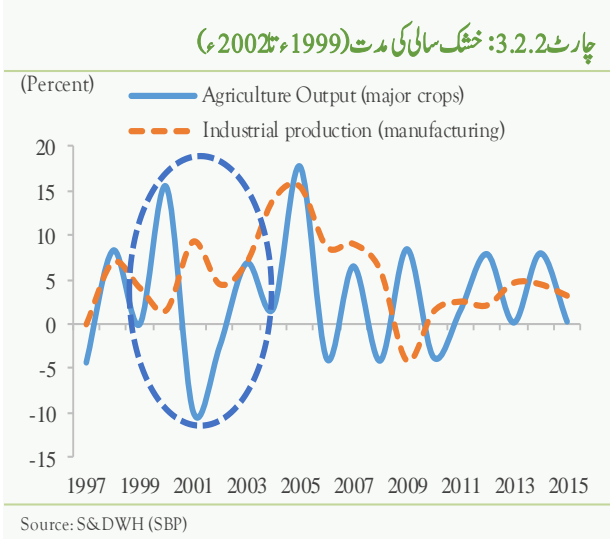
فیصد اور 26 فیصد اضافہ ہوا۔

¹⁵⁹ 2018ء میں پالیسی ریٹ میں 4.25 فیصد اضافہ کیا گیا جبکہ 2018ء کی دوسری ششماہی میں ترقیاتی اخراجات

میں 37.2 فیصد کوئی کمی گئی۔

ملکی منظرنامہ

منظر نامے کے اختتام تک بحال ہو کر تقریباً 3 فیصد پر آجاتی ہے۔ فصلوں کے مفروضہ نقصانات حکومت کو قدرتی آفات سے ریلیف فراہم کرنے کے پیچھے دینے پر مجبور کر سکتے ہیں، جس سے جاری اخراجات میں اضافہ اور مالیاتی پوزیشن میں بگاڑ آسکتا ہے۔



زراعت کے شعبے کا شمار ملکی معیشت کے اہم اجزا میں کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس شعبے کے حصے میں بتدریج کمی آرہی ہے لیکن اس شعبے کی پیداوار کا مجموعی جی ڈی پی میں حصہ تقریباً 20 فیصد ہے۔ مزید برآں، صنعت اور خدمات کے شعبوں سے اندرونی روابط کے باعث اس شعبے کو معاشی نمو کے ایک اہم محرک کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ شعبہ قدرتی طور پر ماحولیاتی تبدیلیوں اور میعادوں اور خشک سالی جیسی قدرتی آفات کے مقابلے میں ضرر پذیر ہے۔ ماضی میں ایسے دھچکے پست معاشی نمو، مہنگائی میں اضافے اور معیشت کی پیداواری گنجائش میں کمی کے ادوار پر منتج ہوئے ہیں۔

عالمی درجہ حرارت بڑھنے اور اس کے سبب ماحولیاتی تبدیلی سے شدید موسمی حالات کے باعث خشک سالی، سیلاب، قحط اور طوفانوں کے آنے کو فرض کیا گیا ہے۔ طویل مدتی ماحولیاتی خطرے کے اشاریے 2019ء کے مطابق گذشتہ دو دہائیوں میں پاکستان کو ماحول سے متعلق 145 واقعات کا تجربہ ہو چکا ہے جبکہ انسانی اور پیداواری نقصانات کے لحاظ سے سب سے زیادہ متاثرہ ممالک میں یہ 8 ویں نمبر پر ہے۔

زرعی پیداوار میں کمی کے ساتھ زرعی برآمدات میں کمی فرض کی گئی ہے جن کا دسمبر 2018ء تک مجموعی برآمدات میں حصہ 17 فیصد کے ارد گرد رہا ہے۔¹⁶⁴ غیر زرعی برآمدات جن میں زرعی پیداوار کو بطور خام مال استعمال کیا جاتا ہے، ان میں بھی مشکلات پیش آئیں گی۔ بحیثیت مجموعی منظر نامے کے اختتام تک اضافے سے قبل برآمدات میں کمی آئے گی۔ خام مال اور غذائی ایشیا کی درآمدات بھی بڑھ سکتی ہیں جس سے ملک کے جاری کھاتے کے توازن کی سنگینی میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی ہے، دباؤ کی جانچ کے منظر نامے کی حالیہ مشق، منظر نامہ اول میں، بڑی حد تک گذشتہ برس کے ڈیزائن جیسی ہے۔ تاہم اس میں کچھ رد و بدل کیا گیا ہے تاکہ منظر نامہ متعلق رہے اور قرین قیاس بھی ہو۔ اس میں ماحولیاتی تبدیلی خاص طور پر پانی کی قلت کے زرعی شعبے، پوری معیشت اور پھر شعبہ بینکاری پر اثرات کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ پانی کی کم دستیابی فرض کی گئی ہے جس کی وجوہات میں بارشوں میں کمی، دریاؤں میں پانی کا کم بہاؤ،¹⁶² برقی کارگاہوں کا گھٹنا اور شدید درجہ حرارت کی وجہ سے گلڈیشنرز کا پگھلنا شامل ہیں۔ علاوہ ازیں، اس منظر نامے کو حالیہ بڑھتی ہوئی جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی اور پانی کی بندش کے ممکنہ خطرات سے بھی تقویت ملی ہے۔ ایسی ماحولیاتی تبدیلی، جغرافیائی اور سیاسی خطرات وسط مدت میں پانی کی صورت حال اور اس کی دستیابی کے بارے میں خدشات کو بڑھا سکتے ہیں۔

پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات بھی کمزور ہو سکتی ہے جو لاگت مہنگائی کے دباؤ پر منتج ہوگی۔ ملک میں بچتوں کی کم شرح، ہم رتبہ ممالک¹⁶⁵ میں کم ترین، کو مد نظر رکھتے ہوئے اس دھچکے کی شدت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

اس تناظر میں دھچکے کے ڈیزائن کی بنیاد 1999ء تا 2001ء کی خشک سالی پر رکھی گئی ہے جس کا شمار خشک سالی کے طویل ترین اور بدترین ادوار میں کیا جاتا ہے (چارٹ 3.3.2)۔¹⁶³ فصلوں کو نقصانات کے باعث زرعی پیداوار میں خاطر خواہ کمی فرض کی گئی ہے اور ابتدائی دو برسوں میں ملک کی معاشی نمو سکڑ کر 2 فیصد رہ جاتی ہے اور

پانی کی متوقع قلت آبی بجلی کی پیداوار پر کافی اثر ڈال سکتی ہے جس کا ملکی بجلی کی مجموعی پیداوار میں حصہ تقریباً 27 فیصد بنتا ہے۔¹⁶⁶ دباؤ کا شکار توانائی کی صورت حال صنعتی پیداوار اور ملکی سرمایہ کاریوں کی کمزوری کے ذریعے مجموعی پیداوار میں کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ رسد کا دھچکے بھی قیمت پر دباؤ کی شدت کو بڑھا سکتا ہے۔

¹⁶⁴ خام قومی بچتیں (2017ء میں جی ڈی پی کا فیصد: پاکستان (6.8 فیصد)، بنگلہ دیش (25.3 فیصد)، بھارت (29.8 فیصد)، بھوٹان (25.2 فیصد)، ویت نام (25.5 فیصد)، ملائیشیا (32.5 فیصد) اور ایران (44.3 فیصد)۔ ماخذ: عالمی بینک۔

¹⁶⁵ پاکستان اقتصادی سروے، وزارت خزانہ۔

¹⁶² ملک میں پانی کی مجموعی رسد میں دریا کے پانی کا حصہ اوسطاً 75 فیصد ہے۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ 2016-17۔

¹⁶³ ملحدہ موسمیات پاکستان (2018ء)۔ خشک سالی خبرنامہ، پاکستان۔ اکتوبر تا دسمبر۔

¹⁶⁴ شعبہ شماریات اور ڈیٹا ویز ہاؤس، اسٹیٹ بینک۔

ہے۔ عالمی معاشی نمو کی سست رفتاری کے پس پردہ اہم عوامل میں سے ایک چین اور امریکہ کے درمیان تجارتی کشیدگی ہے۔ منظر نامہ دوم میں ان تجارتی کشیدگیوں میں شدت فرض کی گئی ہے جو عالمی مالی منڈیوں میں جاری بحالی کے عمل کی کمزوری کا باعث بن سکتی ہے۔

تجارتی کشیدگی کے باعث عمومی کساد بازاری کے اثرات کے علاوہ برطانیہ میں معاہدے کے بغیر بریگزٹ کے متعلق پائی جانے والی غیر یقینی صورت حال، مشرق وسطیٰ میں جغرافیائی اور سیاسی تناؤ اور ان معیشتوں میں توقع سے زیادہ سست رفتاری شامل ہیں۔ اگر ان خطرات نے حقیقت کا روپ دھار لیا تو یہ پاکستانی معیشت کو برآمدات اور ترسیلات زر کے بہاؤ کی رقوم پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں۔¹⁶⁸

بین الاقوامی مبصرین وسط مدت میں تیل کی قیمت 55 ڈالر فی بیرل کے ارد گرد رہنے کی پیش گوئی کر رہے ہیں۔¹⁶⁹ تیل کی قیمتیں کم رہنے اور ان میں استحکام کے باوجود قیمتوں کے دوبارہ بڑھنے کا خطرہ موجود ہے اور تیل کی قیمتوں میں حالیہ اضافے سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔¹⁷⁰ مثلاً، اوپیک کے رکن ممالک اور روس تیل کی کم قیمتوں کے جواب میں تیل کی پیداوار میں کٹوتی کی کوششیں کر رہے ہیں کیونکہ تیل پیدا کرنے والے بیشتر ممالک کے لیے یہ قابل عمل نہیں ہیں۔¹⁷¹ ایران سے تیل کی برآمدات پر عائد امریکی پابندیوں پر مؤثر عمل درآمد کی صورت میں تیل کی قیمتوں میں زیادہ تیز رفتاری سے اضافہ ہو سکتا ہے۔¹⁷² لہذا، منظر نامہ دوم میں فرض کیا گیا ہے کہ پیش گوئی کے آخری برس کی مدت کے دوران 75 ڈالر فی بیرل پر مستحکم ہونے سے قبل تیل کی قیمت 80 ڈالر فی بیرل تک پہنچے گی۔

منظر نامہ دوم میں فنانشیل ایکشن ٹاسک فورس کی جانب سے گئے لٹ سے پاکستان کی متزلی بھی کی گئی ہے۔ یہ صورت حال کئی طریقوں سے پاکستان کی بیرونی پوزیشن پر اثر انداز ہو سکتی ہے: ریاستی خطر پر بیمہ میں اضافہ، جزدانی سرمایہ کاروں کی جانب سے خطرے میں کمی کے اقدامات، ترسیلات زر میں سست رفتاری اور لین دین کی لاگتوں میں اضافہ۔ یہ فرض کیا گیا ہے کہ کرسپانڈنٹ بینکاری، تجارتی ایل سیز وغیرہ کھولنے کے ذریعے رقوم کی منتقلی جیسے بینکاری ذرائع سے ترسیلات اور تجارتی طریقہ کار زیادہ سخت اور مہنگے ہو جائیں گے۔ تجارت اور سرمایہ کاری کے بہاؤ میں یہ تعطل بیرونی کھاتے کے

اس قلت کو متبادل ذرائع سے پورا کرنے کے لیے تھرمل بجلی کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے گا۔ تاہم ایسا اقدام تیل اور کولے کی بلند درآمد پر منتج ہو گا جو پہلے سے بلند درآمدی اخراجات کو مزید بڑھا سکتا ہے۔ بیرونی کھاتے پر دباؤ کے علاوہ اس صورت حال کا نتیجہ بیشتر اثرات کی صاف نشانیوں پر منتقلی کے باعث بلند قیمتوں کی صورت میں نکلے گا۔ لہذا پیش گوئی کی مدت میں توقع ہے عمومی مہنگائی 8 فیصد کی سطح پر واپسی سے قبل 14 فیصد تک بلند ہو سکتی ہے۔ ان کمزوریوں کے رد عمل میں مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنے کے لیے شرح ہائے سود میں معقول رد و بدل فرض کیا گیا ہے۔

ثابت امکانات میں آئی ایم ایف کا متوقع نیل آؤٹ پیکیج، دیگر کثیر فریقی اور دوطرفہ ذرائع سے دیگر امداد / رقوم کی آمد کی وصولی فرض کی گئی ہے۔ دھچکے کی شدت اور اس کے اثرات کے پھیلاؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے جلد بحالی کے بجائے بتدریج بحالی فرض کی گئی ہے۔ اس منظر نامے میں منظر نامہ صفر میں استعمال ہونے والے فیڈبیک ماڈلز کو ہی استعمال کرتے ہوئے مالی اور معاشی متغیرات کی نمو کے راستوں کو وضع کیا گیا ہے۔

عالمی منظر نامہ

موجودہ سال کے عالمی منظر نامے میں چار اہم عالمی خطرات کو شامل کیا گیا۔ ان خطرات میں عالمی معاشی نمو میں کمی، اہم ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی تجارتی کشیدگی، تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور ایف اے ٹی ایف کی جانب سے پاکستان کی حالیہ گئے لٹ کی درجہ بندی میں ممکنہ کمی شامل ہیں۔ منظر نامے (منظر نامہ دوم) کو مذکورہ بالا خطرات کے بیک وقت نمودار ہونے کی صورت میں ان سے نمٹنے کی خاطر ملک کے شعبہ بینکاری کی صلاحیت جانچنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جو کافی شدید لیکن قرین قیاس واقعات کو ظاہر کرتا ہے۔

آئی ایم ایف نے ڈبلیو ای او کے اپریل 2019ء کے تازہ ترین شمارے میں 2019ء اور 2020ء کے درمیان پاکستانی معیشت میں بالترتیب 2.9 فیصد، 2.8 فیصد اور 2.5 فیصد کی نمو کا تخمینہ لگایا ہے۔ آئی ایم ایف نے 2018ء میں عالمی جی ڈی پی کی نمو کچھ سست رفتاری کے بعد 3.6 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا ہے۔¹⁶⁷ مزید برآں، 2019ء اور 2020ء کے لیے عالمی جی ڈی پی کی پیش گوئیوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے ان میں بالترتیب 40 اور 10 بیسیس پوائنٹس کمی کر کے انہیں 3.3 فیصد اور 3.6 فیصد کر دیا

¹⁷² چین، بھارت، اٹلی، یونان، جاپان، جنوبی کوریا، تائیوان اور ترکی سمیت آٹھ ممالک کو استثنیٰ دیا گیا ہے جس کی میعاد 2 مئی 2019ء تک تھی۔

<https://www.state.gov/secretary/remarks/2018/11/287132.htm>

<https://www.reuters.com/article/us-usa-iran-sanctions-waivers/us-grants-temporary-iran-oil-waivers-to-eight-countries-including-china-pompeo-idUSKCN1NA10S>

pompeo-idUSKCN1NA10S

¹⁶⁷ آئی ایم ایف عالمی معاشی امکانات، اپریل 2019ء۔

¹⁶⁸ پاکستان کے اہم درآمدی ممالک میں برطانیہ دوسرے اور چین تیسرے نمبر پر ہے۔ 2018ء میں مشرق وسطیٰ سے موصول ہونے والی ترسیلات زر کا پاکستان کی مجموعی ترسیلات زر میں حصہ 57 فیصد بنتا ہے۔

¹⁶⁹ عالمی معاشی امکانات، اپریل 2019ء۔

¹⁷⁰ جنوری تا اپریل 2019ء میں دہلی خام تیل کی قیمت میں 12 ڈالر فی بیرل کا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

<https://www.bloomberg.com/graphics/opec-production-targets/>¹⁷¹

3.3.3 دباؤ کی جانچ کے نتائج: نظام کی سطح (الف) خطرہ، ناپسندیدگی پر اثر

جانچ کی اس مشق کے نتائج سے نشاندہی ہوتی ہے کہ منظر نامہ صفر کے تحت اندرونی اور بیرونی دباؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے خام غیر فعال قرضوں کا تناسب پانچ برسوں کی پیش گوئی کی مدت میں بلند سطح پر رہنے کا امکان ہے (چارٹ 3.3.6)۔ پیش گوئی کی مدت کے ابتدائی دو برسوں میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب بڑھ کر 11.54 فیصد ہو سکتا ہے اور پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک 13.07 فیصد پر ٹھہر سکتا ہے، جو آخر 2018ء کے 7.91 فیصد کے مقابلے میں 5.16 فیصدی درجے زیادہ ہے۔ یہ ملکی معیشت کے ہمارے جائزے سے بڑی حد تک ہم آہنگ ہے، جس کے تحت موجودہ معاشی مسائل شعبہ بینکاری کے غیر فعال قرضوں میں معتدل اضافے کا باعث بن سکتے ہیں۔

مفروضاتی منظر ناموں کے تحت خام غیر فعال قرضوں کا تناسب بین لائن کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے کیونکہ ان میں معاشی حالات میں بگاڑ فرض کیا گیا ہے۔ بینکاری صنعت عالمی دھچکوں (منظر نامہ دوم) میں کم لچکداری کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک شرح ناہندگی 23.64 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ ملکی دھچکوں (منظر نامہ اول) کے رد عمل میں ناہندگی کی شرح 21.0 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ دباؤ کے دونوں منظر ناموں میں خطرہ قرض گذشتہ 15 برسوں میں دیکھے گئے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کی سطحوں سے بلند ہے۔ عالمی دھچکوں کے تحت مفروضہ بحران سے بینکاری نظام کے استحکام کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح، ملکی کمزوریاں بھی شعبہ بینکاری کے استحکام کے لیے خطرہ ہیں لیکن اس کی سطح قدرے کم ہے۔ پیش گوئی کی مدت کے اختتام پر ملکی منظر نامے کے تحت فرض کی گئی تیزی رفتار بحالی منظر نامہ اول اور منظر نامہ دوم کی نسبت خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کی کم شدت کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔

توازن اور شرح مبادلہ پر مزید دباؤ پر مبنی ہو سکتا ہے۔ یہ بینکوں کی غیر سودی آمدنی خاص طور پر فیس اور کمیشن وغیرہ پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔

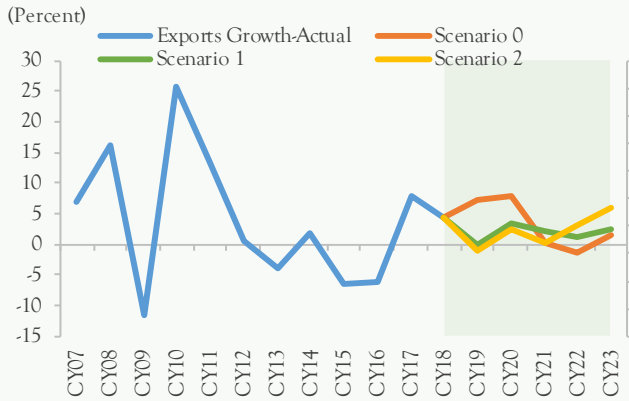
منظر نامہ دوم کے تحت عالمی خطرات کے مذکورہ عوامل ملک کی معاشی کمزوریوں خاص طور پر جڑواں خساروں پر دباؤ بڑھا سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے عالمی منظر نامے میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ مالیاتی توازن اور ادائیگی کے توازن کی کمزوریوں کی وجہ سے آئی ایم ایف کی اعانت ضروری ہو جائے گی۔ تاہم، عام طور پر آئی ایم ایف کے پروگرام معاشی یکجائی کے اقدامات پر مبنی ہوتے ہیں جن میں خالص بیرونی اثاثوں پر زیریں حد اور خالص ملکی اثاثوں پر بالائی حد کا نفاذ شامل ہیں۔ نتیجتاً شرح مبادلہ میں کمی اور یوٹیلٹی ایشیا کی قیمتوں میں اضافے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ خالص ملکی اثاثوں پر بالائی حد عائد ہونے سے عام طور پر حکومت بجٹ خسارے کو پورا کرنے کے لیے جدولی بینکوں سے رجوع کرتی ہے اور یہ اقدام معاشی استحکام کے ابتدائی مرحلے میں نجی شعبے کی سرمایہ کاری میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔ تاہم یکجائی کی کوششوں کے ثمرات سامنے آنے اور معیشت کے مستحکم ہونے سے ہماری پیش گوئی کے دوسرے نصف حصے میں معاشی مبادیات میں بتدریج بہتری کا امکان ہے۔

ان متوقع پیش رفتوں اور بحالی کے ساتھ اس منظر نامے کے ڈیزائن میں U شکل کی راہ فرض کی گئی جس میں ابتدائی طور پر تیزی سے بگاڑ آتا ہے جس کے بعد پیش گوئی کی مدت کے آخر میں بتدریج بحالی ہو جاتی ہے۔

عالمی تحریکات کے مطابق منظر نامہ دوم میں فرض کیا گیا ہے کہ حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں ایک فیصد سالانہ سے نیچے بھی گر سکتی ہے جو برآمدات اور ترسیلات زر میں خاصی سست رفتاری پر مبنی ہوگی۔ نتیجتاً بیرونی کھاتے پر دباؤ سے پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات کمزور ہونے کی توقع ہے جو درآمدات کو زیادہ مہنگا کرنے کا باعث بنے گا اور اس سے ملکی قیمتوں پر دباؤ خاصا بڑھ جائے گا۔

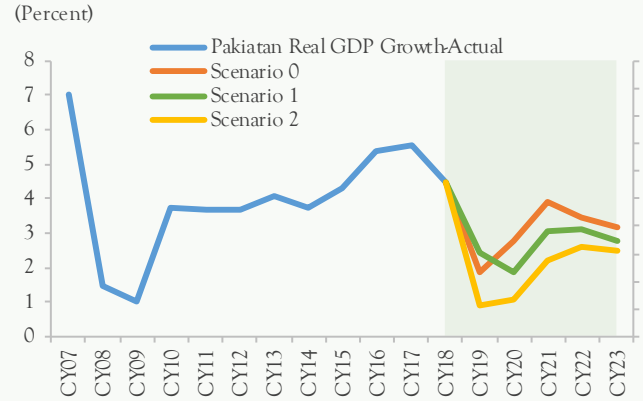
مہنگائی اور شرح مبادلہ کے مفروضہ دباؤ کے پیش نظر مناسب پالیسی رد عمل ضروری ہو گا۔ خاص طور پر زری حکام نشانہ بندی شرح سود میں مناسب ردوبدل کر سکتے ہیں۔ لہذا بیرونی شعبے کا مفروضہ دباؤ، مجموعی طلب کی سست رفتاری اور سخت زری حالات کا نتیجہ مجموعی طلب کی سست رفتاری کی صورت میں نکلے گا جو بلند انفلیکشن اور قرض دینے میں کچھ رکاوٹ کا باعث بنے گا۔ قرض گاری کی سست رفتاری بینکوں کی شرح سود آمدنی کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے اور ناہندگیوں میں بھی اضافہ کر سکتی ہے۔ اس کے ساتھ تمویں کے بلند اخراجات ممکنہ طور پر بینکاری صنعت کی نفع یابی کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کفایت سرمایہ بھی متاثر ہوگی۔

چارٹ 3.3.4: مختلف منظر ناموں میں تخمین شدہ برآمدات



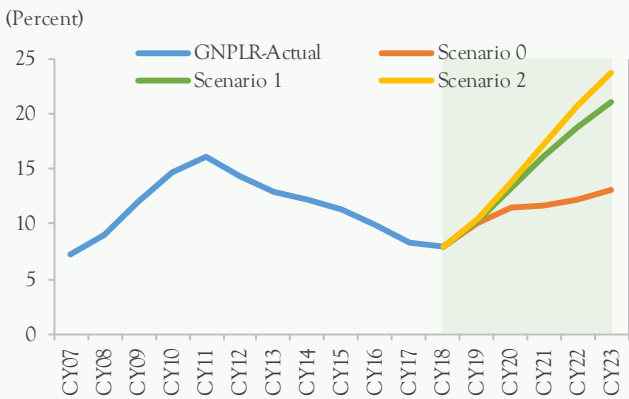
Source: Staff Calculations

چارٹ 3.3.3: مختلف منظر ناموں میں تخمین شدہ حقیقی جی ڈی پی



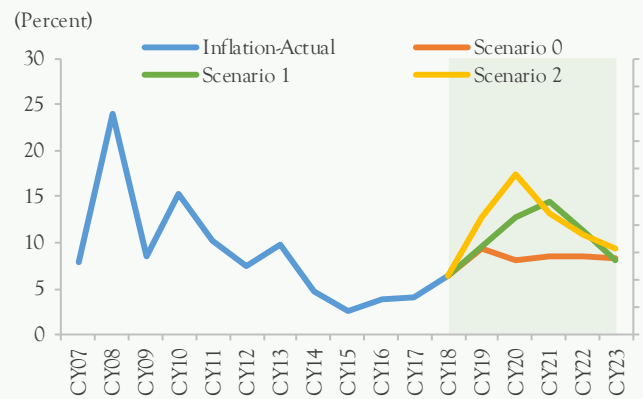
Source: Staff Calculations

چارٹ 3.3.6: مختلف منظر ناموں میں نظام کی سطح پر خام غیر فعال قرضوں کا تناسب



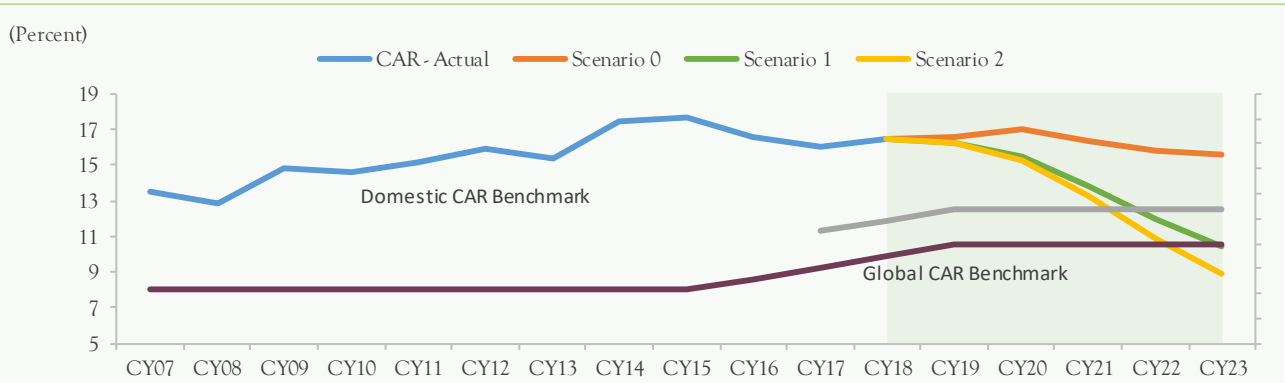
Source: Staff Calculations

چارٹ 3.3.5: مختلف منظر ناموں میں تخمین شدہ مہنگائی



Source: Staff Calculations

چارٹ 3.3.7: مختلف منظر ناموں میں تخمین شدہ نظام کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ



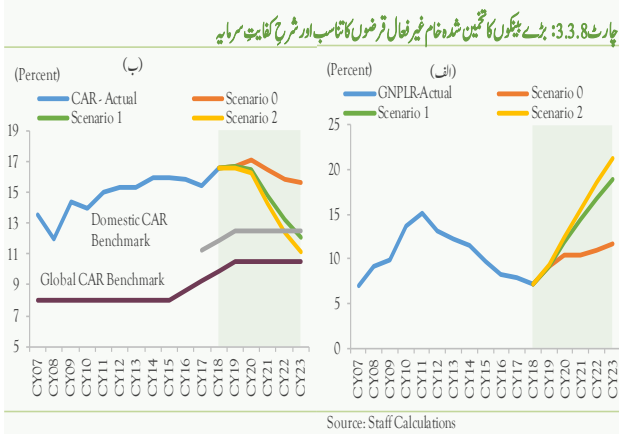
Source: Staff Calculations

خطرہ بہ وزن اثاثوں پر ہر منظر نامے کا تجزیہ کرتے ہوئے ملحوظ رکھا گیا ہے۔ معمول کے کاروباری ماحول میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام پر بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ میں 0.86 فیصدی درجے کا معتدل بگاڑ آتا ہے۔ اس کا اہم سبب موجودہ معاشی خطرات ہیں جن پر پہلے بحث کی جا چکی ہے۔ منظر نامہ اول اور دوم میں شرح کفایت سرمایہ بالترتیب 10.45 فیصد اور 8.94 فیصد پر آ جاتی ہے۔

(ب) ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثر

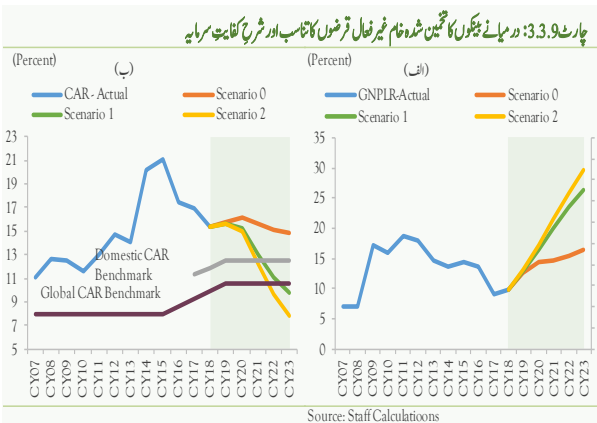
ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثر کی پیمائش بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ سے کی جاتی ہے۔ جیسا کہ منظر نامے کے ڈیزائن میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ خطرہ قرض کے علاوہ شرح سود اور شرح مبادلہ کی حرکت پذیری کے ذریعے ظاہر ہونے والے خطرہ منڈی کے ساتھ ساتھ آپریشنل خطرے جیسے دیگر خطرات بھی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ لہذا ان خطرات کو بھی اہل سرمائے کے ساتھ ساتھ

حوصلہ افزا ہے کہ پیش گوئی کی مدت میں دباؤ کے کسی بھی منظر نامے میں کم از کم عالمی نشانی کے خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ بڑے بینکوں کے پاس موجود لازمی سرمائے کی کافی بلند سطح کے باعث وہ شدید نوعیت کے دھچکوں تک کو برداشت کرنے کی سکت رکھتے ہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نظام کے لحاظ سے اہم بینکوں کی سرمایہ کی سطح اچھی رہتی ہے اور وہ دباؤ کے ادوار میں بھی حقیقی معاشی نمو کی اعانت کی اہلیت رکھتے ہیں۔



درمیانے بینک

پیش گوئی کی مدت کے اختتام پر درمیانے حجم والے بینکوں کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں منظر نامہ صفر، اول اور دوم میں بالترتیب 6.47 فیصد، 16.52 فیصد اور 19.70 فیصدی درجوں کا اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ ان کی شرح کفایت سرمایہ میں 0.46، 5.61 اور 7.47 فیصدی درجوں کی کمی ہو جاتی ہے۔ ایک مرتبہ پھر عالمی منظر نامے میں ابھرنے والے دھچکوں کے نقصان دہ اثرات شدت کے لحاظ سے ملکی منظر نامے کے مضمرات پر حاوی ہو جاتے ہیں (چارٹ 3.3.9 الف اور ب)۔



خصوصاً، منظر نامہ اول (ملکی دھچک) میں بینکاری صنعت چوتھے برس میں ملکی ضوابطی نشانی سے انحراف کرتی ہے جبکہ پیش گوئی کی مدت کے آخری برس یہ بین الاقوامی ضوابطی نشانی (10.5 فیصد) سے کم ہو جاتی ہے (چارٹ 3.3.7)۔¹⁷³ عالمی دھچکے کی صورت میں شعبہ بینکاری کی شرح کفایت سرمایہ میں خاصی کمی ہوتی ہے۔ اس معاملے میں بینکاری کی صنعت پیش گوئیوں کی مدت کے تیسرے اور چوتھے برس میں شرح کفایت سرمایہ کے ملکی اور بین الاقوامی نشانیوں سے انحراف کرتی ہے۔ یہاں یہ بات اجاگر کرنا ضروری ہے کہ شرح کفایت سرمایہ کی ملکی شرائط کو بین الاقوامی معیارات سے بلند سطح پر متعین کیا جاتا ہے۔

3.3.4 دباؤ کی جانچ کے نتائج-جز کی سطح

نظام کی سطح کی نابدہنگی کے تجزیے کے مطابق جز کی سطح (چھوٹی، درمیانی اور بڑی) کے انفیکشن کے تناسب کی پیش گوئی بھی کی گئی ہے۔ بینکاری کی صنعت کے اس پہلو کو یہ بات جانچنے کے لیے شامل کیا گیا ہے کہ مختلف نوعیت کے شعبہ جاتی اثرات کس طرح مختلف معاشی خطرات کے مقابلے میں بینکوں کی لچکداری پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کے لیے غیر فعال قرضوں اور خام قرضوں کی نظام کی سطح کی پیش گوئیوں کو متناسب انداز میں آخر جون 2018ء تک پورے بینکاری نظام کے قرضہ جاتی جزدان کے ہر جز کے حصے کی بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اسی طرح نظام کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ اخذ کرنے کے لیے سرمائے کو بھی متناسب انداز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بڑے بینک

پیش گوئی کی مدت کے اختتام پر بڑے بینکوں کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں 4.63، 11.83 اور 14.11 فیصدی درجے کا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جبکہ صفر، اول اور دوم منظر ناموں کے تحت شرح کفایت سرمایہ میں بالترتیب 0.94، 4.45 اور 5.45 فیصدی درجوں کی کمی واقع ہوئی ہے۔ منظر نامہ دوم سب سے زیادہ شدید نوعیت کا ہے جس میں پیشتر بینکوں کی نفع یابی میں کمی آ جاتی ہے (چارٹ 3.3.8 الف اور ب)۔

بینکوں کے اس زمرے میں منظر نامہ دوم کے تحت 2022ء تک مقامی شرح کفایت سرمایہ کے 12.5 فیصد معیار سے انحراف ہو جاتا ہے جبکہ منظر نامہ اول میں ایسا 2023ء میں دیکھنے میں آیا ہے (چارٹ 3.3.8 ب)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے بینک عمومی لحاظ سے ان دھچکوں کو تین برسوں تک برداشت کر سکتے ہیں۔ تاہم یہ امر

¹⁷³ ملکی شرح کفایت سرمایہ کے نشانیے 11.90 فیصد (دسمبر 2018ء) اور 12.50 فیصد (دسمبر 2019ء) سے آگے ہیں۔

پانچ برسوں کی مدت کے اختتام پر منظر نامہ صفر، اول اور دوم میں بالترتیب 4.36، 11.13 اور 13.27 فیصدی درجے کا اضافہ ہو جاتا ہے (چارٹ 3.3.10 ب) جو تینوں زمروں میں سب سے کم سطح پر ہے۔ اکتشاف کی قدرے کم سطح کو مد نظر رکھتے ہوئے چھوٹے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ میں منظر نامہ صفر کے تحت 1.16 فیصد درجے اور منظر نامہ اول کے تحت 0.03 فیصدی درجوں کا اضافہ ہو جاتا ہے تاہم منظر نامہ دوم میں یہ 0.50 فیصدی درجے کم ہو جاتا ہے۔ اس سے قطع نظر دھچکے سے پہلے کی اطمینان بخش سرمایہ جاتی پوزیشن کے باعث چھوٹے بینکوں نے قرضہ جاتی نقصانات کے باوجود کم از کم سرمائے کی مقامی اور عالمی شرائط کی تعمیل میں خاصی پیکڈاری کا مظاہرہ کیا ہے۔

بحیثیت مجموعی بیس لائن منظر نامے میں شعبہ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں کچھ اعتدال آ سکتا ہے تاہم پھر بھی یہ ملکی ضوابطی سرمائے کے نشانیے سے کافی زیادہ ہے۔ اس سے قطع نظر مفروضاتی دھچکے کے منظر ناموں میں شعبہ بینکاری تین برسوں تک مضر عالمی معاشی حالات کے نتیجے میں شدید اور توسیع شدہ کساد بازاری کو برداشت کرنے کی سکت رکھتا ہے۔ حجم کے لحاظ سے بھی چھوٹے، درمیانے اور بڑے حجم سمیت بینکوں کے تمام زمرے دباؤ کے حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ نظامی تعطل پیدا کرنے کا امکان رکھنے والے بڑے بینکوں کے پاس لازمی سرمائے کی سطح کافی بلند ہے، لہذا وہ تقریباً چار برسوں تک مفروضہ دھچکوں کا اثر برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ تاہم تین برسوں کے بعد درمیانے حجم کے بینکوں کی پیکڈاری میں کمی آنا شروع ہو جاتی ہے جبکہ چھوٹے حجم کے کچھ بینک پیش گوئی کی مدت کے پانچ برسوں کے دوران ادائیگی قرض کی صلاحیت کے معیار کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتے۔

ملکی دھچکوں کے معاملے میں، منظر نامہ اول، صنعت کا یہ جز شرح کفایت سرمایہ کے مقامی اور عالمی معیارات سے بالترتیب 2022ء اور 2023ء میں انحراف کرتا ہے۔ عالمی دھچکوں کے معاملے میں منظر نامہ دوم میں درمیانے حجم کے بینک شرح کفایت سرمایہ کے مقامی اور عالمی معیارات سے بالترتیب 2021ء اور 2022ء میں انحراف کریں گے (چارٹ 3.3.9 ب)۔ ضابطے کی خلاف ورزیوں کے تناسب کی قدرے بلند سطح اور دھچکے سے قبل لازمی سرمائے کی نجلی سطح ممکنہ طور پر درمیانے حجم کے بینکوں کو دھچکوں کے مقابلے میں زیادہ کمزور بنا دیتی ہے۔

چھوٹے بینک

مقامی اور عالمی دھچکوں کے مقابلے میں چھوٹے بینکوں میں سب سے زیادہ پیکڈاری پائی گئی ہے۔ اگرچہ ان کی شرح کفایت سرمایہ میں بھی بڑے اور درمیانے حجم کے بینکوں کی طرح ہی کمی ہوتی ہے لیکن پھر بھی یہ کم از کم سرمائے کے مقامی اور عالمی تقاضوں دونوں سے کافی زیادہ ہے (چارٹ 3.3.10 الف اور ب)۔

